فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم:- ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۳ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ ـ ۱۸ وفا ۱۳۴۹ ہش ـ ۱۸ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۶۴

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۷ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے کل مورخہ ۱۶ وفا کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؁

● محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید بھی ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے پہلے ہی کی طرح خدمتِ دین کے کاموں میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ آمین ؁

● میرے نانا جان خواجہ عبدالقیوم صاحب بٹ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ کمزوری بے حد ہے۔

احبابِ جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار بلال احمد عطا۔ ربوہ)

● محترم صوفی محمد رفیع صاحب سابق امیر خیرپور ڈویژن جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں کئی روز سے صاحبِ فراش ہیں۔ مخلصینِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم صوفی صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار قریشی عبدالرحمٰن عفی اللہ عنہ سکھر)

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی ڈاک کا مستقل پتہ یہ ہے:-

معرفت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

ربوہ۔

ضروری اطلاع

پنجاب یونیورسٹی کی اطلاع کے مطابق تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم-آے کا سنٹر بنا دیا گیا ہے۔ وہ طلباء جو ربوہ اپنا سنٹر رکھنا چاہیں فوری طور پر رجسٹرار یونیورسٹی سے رابطہ قائم کریں۔

پرنسپل

تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس قدر تم اپنی قوّتِ یقین کو بڑھاؤ گے اُسی قدر دل روشن ہو گا

قرآن شریف کو تدبّر سے پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید اور مایوس نہ ہو

"مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر انسانی ہاتھوں اور انسانی منصوبوں کا نتیجہ ہوتا تو انسانی تدابیر اور انسانی مقابلے اب تک اُس کو نیست و نابود کر چکے ہوتے۔ انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ پس جس قدر تم اپنی قوتِ یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر دل روشن ہو گا۔

قرآنِ شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر خدا ہے۔ قرآنِ شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآنِ شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔ نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ البتہ اپنی حاجتوں اور مطالب کو مسنون اذکار کے بعد اپنی زبان میں بیشک ادا کرو اور خدا تعالیٰ سے مانگو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس سے نماز ہرگز ضائع نہیں ہوتی۔ آجکل لوگوں نے نماز کو خراب کر رکھا ہے۔ نمازیں کیا پڑھتے ہیں ٹکریں مارتے ہیں۔ نماز تو بہت جلد جلد مُرغ کی طرح ٹھونگیں مار کر پڑھ لیتے ہیں اور پیچھے دعا کے لئے بیٹھے رہتے ہیں۔ نماز کا اصل مغز اور رُوح تو دعا ہی ہے۔ نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جاوے اور اس کو اپنا عرضِ حال کرنے کا موقع بھی ہو لیکن وہ اس وقت تو کچھ نہ کہے لیکن جب دربار سے باہر جاوے تو اپنی درخواست پیش کرے، اسے کیا فائدہ۔ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع خضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے۔ تم کو جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو اور پُورے آداب الدّعا کو ملحوظ رکھو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۷، ۲۵۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ؍ وفا ۱۳۴۹ ہش

آئینہ کمالاتِ اسلام (حصّہ اُردو)

(۲)

آپ نے مقدمہ آئینہ کمالاتِ اسلام سے پہلے ایک نہایت بلیغ نظم تحریر فرمائی جس کے چند اشعار یہاں نقل کئے جاتے ہیں:۔

"چوں زمن آید ثنائے سرورِ عالی تبار
عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دو دار
آں مقامِ قُرب کو دارد بدلدارِ قدیم
کس نداند شانِ آں از واصلانِ کردگار
آں عنایت ہا کہ محبوبِ ازل دارد بدو
کس بخوابے ہم ندیدہ مثل آں اندر دیار
سرورِ خاصانِ حق شاہِ گروہِ عاشقاں
آنکہ رُوحش کرد طے ہر منزلِ وصلِ نگار
آں مبارک پَے کہ آمد ذات با آیاتِ اُو
رحمتے زاں ذات عالم پرور و پروردگار
آنکہ دارد قربِ خاص اندر جنابِ پاکِ حق
آنکہ شانِ او نفہمد کس ز خاصان و کبار
احمد آخر زماں کو اوّلین را جائے فخر
آخریں را مقتدائے و ملجاؤ کہف و حصار
ہست درگاہِ بزرگش کشتئِ عالم پناہ
کس نگردد روزِ محشر جز پناہش رستگار
در جہاں از معصیت ہا بود طوفانِ عظیم
بود خلق از شرک و عصیاں کور و کر در ہر دیار
ہمچو وقتِ نوحِ دُنیا بود پُر از ہر فساد
ہیچ دل خالی نبود از ظلمت و گرد و غبار
مر شیاطیں را تسلّط بود بر ہر رُوح و نفس
پس تجلّی کرد بر رُوحِ محمّدؐ کردگار"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صـ۱)

آپ نے مقدمہ کے اختتام پر بھی ایک نظم فارسی زبان میں تحریر فرمائی ہے جس کے چند اشعار یہاں نقل کئے جاتے ہیں:۔

"بدہ از چشمِ خود آبے درختانِ محبت را
مگر روزے دہندت میوہائے پر حلاوت را
اگر خواہی رہِ مولیٰ زلافِ علم خالی شو
کہ رہ ندہند در کویش اسیرِ کبر و نخوت را
منہ دل در تنعمہائے دُنیا گر خدا خواہی
کہ میخواہد نگارِ من تہید ستانِ عشرت را
مصفّا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا
کجا بیند دلِ ناپاک روئے پاک حضرت را
نمے باید مرا یک ذرہ عزت ہائے ایں دُنیا
منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

(ایضاً صـ۳۳)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِہٖ۔ قُلْتُ: اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْفَسُھَا عِنْدَ اَھْلِھَا وَ اَکْثَرُھَا ثَمَنًا۔ قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ۔ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: تَکُفُّ شَرَّکَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ مِّنْکَ عَلٰی نَفْسِکَ۔"

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ افضل الاعمال صـ ۶۱/۱)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عملوں میں سے کونسا عمل افضل ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھنا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ پھر مَیں نے پوچھا قربانیوں میں سے کونسی قربانی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا ان جانوروں میں سے جو مالک کو زیادہ پسند ہو۔ زیادہ قیمتی ہو۔ مَیں نے عرض کی اگر مَیں ایسا نہ کر سکوں تو پھر کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کسی کام کرنے والے کی مدد کر۔ یا اناڑی جو اپنا کام اچھی طرح نہیں کر سکتا اس کا ہاتھ بٹا۔ پھر مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ اگر مَیں اس کام کو بھی پوری طرح نہ کر سکوں۔ آپؐ نے فرمایا لوگوں کو نقصان پہنچانے سے بچ کیونکہ یہ بھی تیری طرف سے ایک طرح کا صدقہ ہے۔ اور تیرے لئے فائدہ مند ہے۔

قطعہ

قرارِ جاوداں جس کا ثمر ہے
مجھے تُو بخش دے وہ بیقراری
ترے سینے میں جو دردِ بشر ہے
مجھے بھی دے وہ دردِ غمگساری

سعید احمد اعجاز

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

قسط ۵

ذکرِ حبیبؑ

محبتِ الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقریر مکرم مولٰینا عبدالمالک خان صاحب برموقع جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۶۹ء

محبتِ الٰہی کا پانچواں تقاضہ

محبتِ الٰہی کا پانچواں تقاضہ یہ ہے کہ محبّ اپنے محبوب کے ارادے اور منشاء سے ہٹ کر کسی اور چیز کو وقعت نہیں دیتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ شان تھی کہ آپؑ خدا کے حکم کے مقابل کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ اپریل ۱۸۸۹ء میں سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی درخواست پر علی گڑھ تشریف لے گئے اور ان ہی کے ہاں قیام فرمایا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے حضورؑ سے وعظ کی درخواست کی۔ باوجود صحت کی کمزوری کے آپؑ نے وعظ کرنا قبول کرلیا۔ حضورؑ کے اس لیکچر کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا گیا اور سب تیاری مکمل کرلی گئی۔ لیکچر کا وقت قریب آیا۔ آپؑ کو خدا نے الہام کے ذریعہ تقریر سے روک دیا۔ آپؑ نے منشاء الٰہی کے ماتحت تقریر کا ارادہ ترک کردیا۔ سید تفضل حسین صاحب اور دوسرے لوگوں نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ حضور بہت بدنامی ہوگی۔ حضورؑ نے فرمایا خواہ کچھ ہو ہم تو اپنے پیارے خدا کے حکم کے مطابق کریں گے۔ دوسرے لوگوں نے بھی بہت زور لگایا لیکن آپؑ نے یہی جواب دیا کہ کیا مَیں خدا کے حکم کو چھوڑ دوں؟ اس کے حکم کے مقابل مجھے کسی ذلت کی پرواہ نہیں۔

اسی طرح ایک دفعہ جس زمانہ میں اہلحدیث اور حنفی فرقوں میں شدید تنازعات برپا تھے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اہلحدیث کے مشہور عالم تھے ان سے گفتگو کے لئے لوگ آپؑ کو لے گئے۔ وہاں آپؑ نے مولوی صاحب کا دعویٰ سُنا اور اس کو درست پایا اور فرمایا مَیں بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ لوگوں نے شور مچا دیا۔ ہار گئے، ہار گئے۔ جو شخص آپؑ کو لے گیا تھا کہنے لگا آپ نے ہمیں ذلیل کیا مگر آپؑ کو وہ وقار بے ایسے اور لوگوں کے شور و شر کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چونکہ آپؑ نے بحث کو خالصۃً للہ ترک اسلئے دات کو اللہ تعالیٰ نے خاص خوشنودی کا اظہار فرمایا اور آپؑ کو الہاماً بتایا:۔

"خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (حیاتِ طیبہ صفحہ ۴۲)

محبتِ الٰہی کا چھٹا تقاضہ

یہ ہے کہ محبّ پر محبوب کی جو عنایات ہوں وہ ان کو اسکے فضل کی طرف منسوب کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپؑ کے والد کی وفات کے بعد جب الہامات تسلسل کے ساتھ نازل ہوئے تو آپؑ نے ان کی بابت فرمایا:۔

"میرا کون سا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایت الٰہی ہوئی۔ صرف یہ احساس اپنے اندر پاتا ہوں کہ فطرۃً میرے دل کو خدا کی طرف سے وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ مَیں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمتگذار

محبتِ الٰہی کا نتیجہ

محبتِ الٰہی کا ایک نتیجہ قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ خدا کی محبت کے نتیجہ میں انسان کا خدا کی ہستی پر یقین بڑھتا جاتا ہے اور اس محبتِ الٰہی کی وجہ سے جو وہ اپنے محبوب خدا سے رکھتا ہے محب خدا کے سوا اپنے آپ کو کسی دوسری طاقت کا محتاج نہیں پاتا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مولوی کرم دین والے مقدمہ میں یہ اطلاع ملی کہ ہندو مجسٹریٹ کی نیت ٹھیک نہیں اور وہ آپؑ کو قید کرنے کی داغ بیل ڈال رہا ہے تو آپؑ اسوقت ناسازیٔ طبع کی وجہ سے لیٹے ہوئے تھے یہ الفاظ سُنتے ہی جوش کے ساتھ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے جلال کے ساتھ فرمایا وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے!"

میرے والد حضرت مولوی ذوالفقار علی خانصاحبؓ نے بیان کیا کہ ایک مولوی الٰہی بخش صاحب الہ آباد سے آئے اور گورداسپور میں ملے۔ آپؑ کے دعویٰ کی بابت آپ سے معلومات حاصل کیں اور کہا کہ مَیں سمجھ گیا ہوں۔ تب مَیں نے کہا کہ پھر بیعت کرلیں تو کہنے لگے مَیں بیعت کروں گا تو بہت سے لوگ بیعت کرلیں گے۔ ان کے اس بیان میں گویا احسان کا رنگ پایا جاتا تھا۔ حضورؑ نے فوراً فرمایا "مجھے کیا پرواہ ہے یہ خدا کا کام ہے وہ خود لوگوں کی گردنیں پکڑ پکڑ کر میرے پاؤں پر گرائے گا۔" والد صاحبؓ فرماتے ہیں اُن مولوی صاحب نے اُسوقت تو بیعت نہ کی لیکن سفر کے دوران بیعت کا خط بھیج دیا جو حضورؑ نے مجھے قادیان پہنچکر دکھایا۔

محبت کا ساتواں تقاضہ

خدا تعالیٰ سے کمال محبت کا ساتواں تقاضہ یہ ہے کہ محبّ میں ظلّی طور پر الٰہی صفات پیدا ہوجائیں۔ اور خدا فرماتا ہے صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔ اس صبغۃ میں صفاتِ الٰہیہ کی طرف اشارہ ہے۔ پس محبتِ الٰہیہ کی حقیقت یہی ہے کہ انسان اس رنگ میں رنگین ہوجائے۔ اسلام اسی حقیقت تک پہنچاتا ہے۔ قرآن کریم نے سورۃ فاتحہ میں چار امّ الصفات ربّ العٰلمین۔ الرحمٰن۔ الرحیم اور مٰلک یوم الدین بیان کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ سے اس درجہ محبت تھی کہ بہ باعث برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آپؑ خدا کی ان صفات کے مظہر ہوگئے۔ چنانچہ ربوبیت کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ کے ذریعہ اللہ کے بندے پیدا کئے۔ پھر ان کی روحانی بقا اور نشو و نما کے ذرائع مہیا کئے اور ایک باخدا جماعت کی بنیاد ڈالی۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے القیت علیک محبۃ منّی ولتصنع علیٰ عینی یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا اور مَیں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اسوقت کا الہام ہے جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی بعض نے میرے لئے جان دیدی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں۔ اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر مَیں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلّی دست بردار ہوجائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کردیں تو وہ طیار ہیں جب مَیں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اہل جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرّف ہے۔ تو نے ان دلوں کو ایسے پُر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی۔ یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۸)

پھر صفت رحمانیت کے ماتحت آپؑ نے ان باتوں کا انتظام کیا جو جماعت کی ترقی و استحکام کیلئے ضروری تھیں۔ چنانچہ رسالہ الوصیت میں نظامِ خلافت کی بنیاد ڈالی اور بتایا کہ اس کا سلسلہ دائمی ہے۔ اور مالی استحکام کے لئے وصیتوں کی بنیاد ڈالی۔

پھر صفت رحیمیت کے ماتحت جماعت کی حوصلہ افزائی فرمائی اور معیار اکرمکم عند اللہ اتقاکم رکھا اور عملاً بتایا کہ جو اللہ اور رسولؐ کے دل سے زیادہ محبت رکھتا ہے اس کو سربلند کیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بابت فرمایا:۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

اور اسی معیار کی بدولت آپؑ کی وفات کے بعد آپؓ اوّلیت کے مستحق قرار پائے اور جماعت کے پہلے خلیفہ بنے۔

مالکیت کے لحاظ سے آپؑ اپنے خدام سے بے حد عفو و درگزر فرماتے بلکہ مخالفین کے لئے بھی دعا فرماتے اور ان کی امداد کرتے۔

غرض تمام صفاتِ الٰہیہ آپؑ کے وجود میں منعکس تھیں اور ان کی نہج پر آپؑ کی زندگی واقع ہوئی تھی۔

حضورؑ جماعت کو یہ نصیحت کرتے ہیں:۔

"حقیقت میں احمدی بن جاؤ۔ اور یقیناً سمجھو کہ خدا کی اصلی اخلاقی صفات چار ہی ہیں جو سورۃ فاتحہ میں مذکور ہیں۔۔۔۔ سو احمدی وہ ہے جو ان چاروں صفتوں کو ظلّی طور پر اپنے اندر جمع کرلے۔۔۔۔۔ عاشق اور محبّ ہونے کے لئے فروتنی لازم ہے۔ اور یہی جمالی حالت ہے جو حقیقتِ احمدیہ کو لازم پڑی ہوئی ہے۔ ۔۔۔۔۔ یہ شان مسیح موعود کے ذریعہ سے ظہور میں آئی۔ سو تم شانِ احمدیت کے ظاہر کرنے والے بنو۔ لہٰذا اپنے ہر ایک بے جا جوش پر موت وارد کرو اور عاشقانہ فروتنی دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ آمین۔"

(اربعین ۴)

دارالافتاء ربوہ

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال:۔ ایک عورت نے بچے کی بیماری میں نذر مانی کہ اگر بچہ شفا پائے گا تو تاحیات ہر ہفتہ تین روزے رکھے گی۔ بچے کی شفایابی کے بعد وہ عورت روزے رکھ رہی ہے لیکن اب اس کے ذہن پر اثر ہے اور قابلِ رحم حالت میں ہے۔ وہ کیا کرے؟

جواب:۔ یہ عورت جس نے اپنے بچے کے شفایاب ہونے پر زندگی بھر ہفتہ میں تین دن روزے رکھنے کی نذر مانی ہے حتی الوسع اپنی نذر پوری کرے۔ اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی مثلاً روزہ رکھنے سے بیمار ہوجاتی ہے اور اس کی صحت پر ناخوشگوار اثر پڑتا ہے تو پھر اگر استطاعت ہے تو ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا دے۔ اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو نذر کا کفارہ ادا کرے جو بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم کے کفارہ کے برابر ہے۔ قسم کا کفارہ از روئے قرآن مجید دس مساکین کو کھانا کھلانا یا لباس پہنانا ہے یا غلام آزاد کرنا ہے۔ اور جو ان میں سے کسی کی طاقت نہ رکھے وہ تین روزے رکھ لے۔ (مائدہ آیت ۹۰)

نذر کے کفارے کے بارہ میں صحیح مسلم کی روایت درج ذیل ہے:۔

"عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کفّارۃ النذر کفارۃ الیمین۔"

(مسلم جلد ۲ کتاب النذر باب فی کفارۃ النذر)

کہ نذر کا کفارہ قسم کے کفارہ کے برابر ہے۔

اس کی تشریح میں علامہ نووی فرماتے ہیں:۔

"اختلف العلماء فی المراد بہ فحملہ جمھور اصحابنا علیٰ نذر اللجاج وھو ان یقول انسان یرید الامتناع من کلام زید مثلاً ان کلّمتُ زیداً فللّٰہ علیّ حجّۃ او غیرھا فیکلّمہ فھو بالخیار بین کفارۃ یمین و بین ما التزمہ۔ ھٰذا ھو الصحیح فی مذھبنا وحملہ مالک وکثیرون او الاکثرون علی النذر المطلق کقولہ علیّ نذر وحملہ احمد وبعض اصحابنا علیٰ نذر المعصیۃ کمن نذر ان یشرب الخمر وحملہ جماعۃ من فقھاء اصحاب الحدیث علیٰ جمیع انواع النذر وقالوا ھو مخیّر فی جمیع المنذورات بین الوفاء بما التزم وبین کفّارۃ یمین۔"

(حاشیہ صحیح مسلم مع شرح نووی جلد ۲ صفحہ ۴۶ مطبوعہ دہلی)

کہ حدیث مذکورہ بالا میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ہمارے مکتبِ فکر کے جمہور علماء نے اسے غصے اور ناراضگی کے وقت کی نذر پر محمول کیا ہے۔ یعنی کسی انسان کا ایسا قول جس میں وہ زید سے کلام نہ کرنے کا قصد کرے۔ مثلاً کہے اگر میں نے زید سے کلام کیا تو مجھ پر حج بیت اللہ فرض ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور اپنے اوپر فرض قرار دے۔ پھر اگر وہ شخص زید سے بول پڑتا ہے تو اسے اختیار ہے کہ خواہ وہ قسم کا کفارہ ادا کرے خواہ اپنی نذر کو پورا کرے یہی وہ صورت ہے جو ہمارے مذہب میں درست ہے۔ امام مالک اور دوسرے بہت سے علماء نے اسے نذرِ مطلق قرار دیا ہے۔ مثلاً کسی شخص کا یہ قول کہ اگر ایسا ہوا تو مجھ پر نذر واجب ہوگی۔ امام احمد اور ہمارے بعض دیگر اصحاب کے نزدیک اس حدیث میں معصیت کی نذر مراد ہے۔ مثلاً کوئی شخص شراب پینے کی نذر مانے۔ اہلحدیث فقہاء کی ایک جماعت نے اسے نذر کی ساری قسموں پر محمول کیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ ہر قسم کی نذر ماننے والے کو اختیار ہے چاہے تو نذر پوری کرے چاہے تو کفارۂ قسم ادا کرے۔"

اگر کفارۂ یمین کی بھی طاقت نہیں تو پھر وہ معذور ہے اور اس کا علاج توبہ و استغفار ہے کیونکہ بنیادی حکم ہے:۔

لا یکلّف اللّٰہ نفساً الّا وسعھا۔

کہ حکم کی ادائیگی وسعت اور استطاعت کے ساتھ مشروط ہے۔ ترمذی شریف میں آتا ہے:۔

مرّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بشیخ کبیر یھادی بین ابنیہ فقال ما بال ھذا قالوا نذر یا رسول اللّٰہ ان یمشی قال انّ اللّٰہ لغنیٌّ عن تعذیب ھٰذا نفسہٗ۔

(ترمذی جلد ۲ کتاب الایمان باب فی من یحلف بالمشی ولا یستطیع)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس طرح چلتے ہوئے دیکھا تو سبب دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اس نے حج کے لئے پیدل چل کر جانے کی نذر مانی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں کہ یہ شخص اپنے آپ کو دکھ دے پھر اسے سواری پر سوار ہوجانے کا ارشاد فرمایا۔ اس موقعہ پر آپؐ نے ایک اصول بیان فرمایا جو اس مسئلہ میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے اور وہ یہ ہے:۔

انّ اللّٰہ لغنیٌّ عن تعذیب ھٰذا نفسہٗ۔

یہی اصول مذکورہ عورت کے لئے بھی طریقِ عمل کو واضح کرتا ہے۔ اس کی ایک اور مثال جان بوجھ کر روزہ توڑنے کے کفارہ کی ہے۔

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ میں تو ہلاک ہوگیا۔ حضورؐ نے واقعہ دریافت فرمایا تو اس نے بتایا کہ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے مباشرت کر بیٹھا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کرا سکتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تو ساٹھ روزے متواتر رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس نے عرض کیا میں یہ بھی نہیں کرسکتا۔ آپؐ نے فرمایا تو کیا تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتا ہے اس نے عرض کیا میرے لئے ایسا کرنا بھی ممکن نہیں۔ اتنے میں ایک انصاری آپؐ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لے جاؤ اور صدقہ دیدو۔ اس نے عرض کیا مدینہ کی وادی میں مجھ سے بھی زیادہ کوئی غریب ہوگا۔ آپؐ نے تبسم فرمایا اور کہا جاؤ اپنے اہل و عیال کو کھلاؤ۔ (بخاری جلد ۴ کتاب الایمان والنذور)

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ اصل چیز دل کی ندامت اور نیت ہے۔ مجبوریوں اور معذوریوں کو شریعت نے بڑی اہمیت دی ہے۔ اور حکم کی بجاآوری استطاعت اور یُسر کے ساتھ وابستہ کی ہے بشرطیکہ بہانہ سازی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یرید اللّٰہ بکم الیُسر ولا یرید بکم العُسر۔

(بقرہ آیت ۱۸۶)

کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔

(ملک سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ احمدیہ۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرکے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے! (ناظر بیت المال آمد)

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

سائنس گروپ نتیجہ ۸۶ فیصد ۔ منظور وظائف ۵

اول آنیوالے طالب علم ۔ وحید احمد نمبر ۷۰۴

نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
سلیم صادق	۵۴۵	طارق محمود ظہور	۶۹۰ II
احسان اللہ	۴۰۶	نعیم احمد شاد	۴۴۰
سلیم احمد جاوید	۴۰۱	مرزا احسن احمد	۴۸۹
شیخ طارق انور	۴۳۸	مرزا طیب احمد	۴۵۶
محمد دین	۶۰۶	محمد رشید جوئیہ	۶۸۰
منیر احمد ملک	۴۱۳	محمد سلیم اکبر	۴۵۰
ہادی علی	۴۱۶	شہامد خان	۲۹۸
ظہیر احمد زاہد	۵۵۷	مہر شاہ	۳۹۸
حفیظ احمد	۵۰۴	محمد امجد ناصر	۵۰۳
سید عبدالمومن	۵۴۸	عبدالخالق	۵۰۶
محمد یعقوب	۴۴۲	سید خالد حسین	۵۱۸
ناصر احمد	۴۵۷	خواجہ محمد ادریس	۴۴۶
مسعود احمد	۵۸۶	ظفر اقبال	۳۶۲
نعیم احمد منیر	۴۵۱	مختار احمد	۵۴۲
شاہد احمد	۳۹۲	محمود احمد	۳۴۸
آفتاب منیر احمد	۵۳۴	مبشر احمد سالک	۳۴۴
مبشر احمد پرویز	۵۲۴	نعیم احمد ناصر	۴۹۴
عبدالوہاب	۴۲۳	عبدالحی طاہر	۵۶۶
خالد محمود الحسن	۳۵۱	عبدالرشید زاہد	۵۴۸
نیک محمد	۴۷۱	ارشد اللہ چوہان	۵۵۹
محمد رفیق	۴۲۷	حبیب اللہ طارق	۶۰۷
احمد خان	۴۹۸	شاہد رضوان خان	۴۷۹
کریم بخش	۴۷۳	عتیق الرحمٰن	۳۳۵
نعیم احمد ناصر	۴۹۱	سید انوار احمد	۵۶۳
احمد علی	۵۲۳	محمد صدیق	۳۵۸
اعجاز اکبر نجم	۳۵۵	شریف احمد کوکب	۶۸۰
مسعود احمد	۵۸۴	عبدالغفار	۵۱۰
داؤد احمد شاہ	۳۶۵	جمیل احمد	۳۰۶
منیر حسین	۴۲۵	سید ارشاد حسین	۴۰۹
محمد علی	۶۵۵	مبشر احمد طاہر	۵۰۰
عارف احمد	۳۳۶	محمد ناصر	۵۰۱
الطاف حسین	۳۱۷	محمد انور	۵۲۷
عبدالمجید	۴۶۱	طاہر احمد	۵۴۱
عبدالسلام	۳۸۱	مجید احمد بشیر	۵۷۱
منور احمد نعیم	۶۵۵	غلام علی	۳۷۴
شریف احمد	۵۱۲	محمد سعید	۵۱۵
سید شکیل احمد	۵۲۰	عبدالمجید خان	۵۴۶
طارق ستار	۴۲۰	طاہر احمد	۴۷۳
ارشاد اللہ	۴۷۶	حنیف احمد محمود	۴۷۲
محمد حلیم	۴۱۲	وسیم احمد طاہر	۵۴۰
طارق وسیم	۵۹۷	وحید احمد	۷۰۴ I
لطف الرحمٰن جاوید	۴۹۹	شمس الحق	۵۹۳
سید شبیر احمد	۵۲۹	ناصر احمد منیر	۳۹۰
مبشر احمد زاہد	۴۱۰	قمر سلیمان احمد	۶۲۳

نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
مقصود الرحمٰن	۴۴۹	عبدالمجید طیب	۴۳۶
بشیر احمد طاہر	۵۷۸	عبدالسلام	۴۲۸
محمد ادریس	۴۱۵	بشیر احمد اطہر	۴۸۳
ملک رفیع پاپا	۵۴۵	غلام اصغر	۳۴۲
نصیر احمد شریف	۴۹۴	سعید خان	۴۳۵
رشید احمد	۳۸۶	داؤد احمد علوی	۴۳۱
شفیق احمد ناصر	۴۲۲	محمد اسلم	۳۴۶
فضل احمد بٹ	۵۲۸	محمد اکرم	۳۰۴
عبدالعزیز	۳۶۸	پرویز مصطفیٰ	۳۹۸
سیف الرحمٰن لطیف	۴۱۳	عبدالرؤف	۴۰۵
خلیل احمد عابد	۴۳۵		

نوٹ :- جن لڑکوں کے نام اس فہرست میں شامل نہیں وہ تمام کے تمام کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں اور ماہ ستمبر میں ہونے والے سپلیمنٹری امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں انہیں تاکید کی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر سکول سے رابطہ قائم کر کے فارم و فیس بھجوائیں ۔

(ہیڈ ماسٹر)

منیر الدین احمد مرحوم آف یوگنڈا

منیر احمد صاحب ابن ڈاکٹر احمد دین صاحب آف مساکا مشرقی افریقہ جنہیں عزیز رشتہ دار پیار سے ہیرو کہتے تھے ۔ صرف چند روز بیمار رہ کر یکم جولائی ۱۹۷۰ء کو صبح میو ہسپتال لاہور میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحوم مشرقی افریقہ سے بغرض تعلیم پاکستان آئے تھے ۔ وفات کے وقت عمر صرف بیس برس تھی پاکستان آئے قریباً دس ماہ ہوئے تھے، یہاں کی آب و ہوا ان کی صحت کے لئے موزوں نہیں تھی، پاکستان میں مقیم رشتہ داروں کے مشورے سے ان کے والد صاحب نے انہیں واپس افریقہ آنے کے لئے لکھا تھا اور وہ جولائی کے آخر میں واپس جانے والے تھے مگر خدا تعالےٰ کی طرف سے بلاوا آگیا ۔

مرحوم کو ہر کر سلسلہ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا لیکن مضامین کے انتخاب میں بعض مشکلات تھیں ۔ اسلئے مجبوراً لاہور ایف سی کالج میں داخل ہونا پڑا ۔

بہت نیک اور با اخلاق نوجوان تھے ۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا ۔ اپنے ہم مکتب ساتھیوں میں بھی بہت مقبول تھے ۔ ذہین، محنتی اور قابل نوجوان تھے ۔

پاکستان آنے کے بعد ربوہ آتے تو تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم یوگنڈا کے طلبا سے بھی جا کر ملتے ۔ جو بھی ایک بار ان سے باتیں کر لیتا وہ ان کا گرویدہ ہو جاتا بہت نفیس طبیعت پائی تھی ۔ نفاست اور طبیعت کی سادگی اپنی مثال آپ تھی ۔

بہن بھائیوں سے بڑی محبت کرتے تھے ۔ سب کے ہمدرد اور سب کی آنکھوں کا تارا تھے گھر کا کوئی ملازم بھی اگر بیمار ہو جاتا تو اس کو اپنے ہاتھ سے دوائی کھلاتے اور ہر طرح سے اس کا خیال کرتے تھے ۔

لاہور کے مختصر قیام کے دوران محلہ کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ان سے بہت مانوس ہو گئے تھے مرحوم ایک اچھے ایتھلیٹ بھی تھے ۔ صحت قابل رشک تھی ۔

ربوہ سے بڑی محبت تھی ۔ نوجوانی کی عمر میں اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر میں پاکستان میں فوت ہو جاؤں تو مجھے ربوہ میں دفن کیا جائے ۔۔۔۔۔ یہ خواہش پوری ہوئی انہیں ربوہ میں دفن کر دیا گیا ہے ۔

مرحوم کی وفات ضعیف والدین (جو یوگنڈا میں مستقل رہائش رکھتے ہیں) کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے ۔ دیگر عزیز رشتہ دار بھی اس صدمہ سے نڈھال ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ مرحوم کے عزیز و اقارب کو خدا تعالےٰ صبر عطا فرمائے اور مرحوم کے والدین کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ۔

محمد سمیع طاہر ابن چوہدری محمد شفیع صاحب سلیم
۴۶ ۔ مین گلبرگ لاہور

سینٹرل پبلک سروس کمیشن کے اعلانات

تمام اسامیوں کے لئے درخواست کی آخری تاریخ ۲۸/۷ ہے درخواستیں مجوزہ فارم پر جو کمیشن کے دفاتر کراچی ۔ لاہور ۔ ڈھاکہ سے مل سکتے ہیں ۔ کمیشن کے دفتر کراچی ۔ ۱ (پاکستان سیکرٹریٹ بلاک ٹی ۔ بی) میں پہنچنی چاہئیں ۔

(آ اسامی ۔ ۱ ۔ چار کاسٹ اکاؤنٹس افسر وزارت فنانس (Finance) ۔

کلاس I عارضی آسامیاں ہیں ۔ تنخواہ ۱۸۰۰-۷۵-۵۰۰-۷۵

شرائط (۱) ڈگری II ایسوشی ایٹ ممبر پاکستان انڈسٹریل اکاؤنٹس انسٹی ٹیوٹ III تجربہ کاسٹنگ تین سال ذمہ داری کے عہدہ پر

عمر ۔ ۲۵ تا ۴۰ گورنمنٹ کے ملازموں کے لئے عمر میں رعایت ۔

رہائش ۔ مشرقی پاکستان = ۲ ۔ پنجاب ۲ ۔ بہاولپور = ۱ سندھ شمال مغربی سرحدی صوبہ = ۱

اسامی

(ب) ۱ ڈپٹی ٹیکنالوجیکل منیجر ۔ سائنٹیفک و ٹیکنالوجیکل ریسرچ ڈویژن کلاس I

تنخواہ ۱۰۰-۱۷۰۰-۵۰-۱۰۰۰

قابلیت = ۱ ۔ فرسٹ کلاس ایم ۔ ایس سی ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی کو ترجیح) انجنیئرنگ یا ٹیکنالوجی کے کسی مضمون میں

II ریسرچ کا تجربہ ۔ ۱ سال ڈاکٹریٹ کی ڈگری رکھنے والوں کے لئے تجربہ کا عرصہ آٹھ سال ۔ III سائنس کے اداروں کے انتظام کا تجربہ

(۲) عمر ۳۵ تا ۴۵ سال گورنمنٹ ملازمین جن کی سروس ۵ سال ہو ۔ کے لئے عمر کی رعایت ۔ رہائش ۔ مشرقی پاکستانی

اسامی "ج" ۲ فیلڈ انوسٹی گیٹرز ۔ وزارت زراعت ورکس ایگریکلچرنگ پلیننگ یونٹ ۔ کلاس II نان گزیٹڈ عارضی تنخواہ ۲۹۵-۱۵-۴۲۵ EB ۱۵-۵۰۵-۲۰-۵۷۵

شرائط ۔ زرعی یونیورسٹی سے بی اے ۔ کی ڈگری ۔ یا کامرس و ریاضی میں اکنامکس شماریات ۔ ان میں سے کسی ایک مضمون کے ساتھ (۲) زراعت میں شماریات کے حصہ میں تجربہ ۔

عمر ۔ ۲۵ سال زیادہ سے زیادہ ۔ گورنمنٹ ملازمین جن کی ملازمت ۵ سال ہو کے لئے عمر میں رعایت ۔

مشرقی پاکستان = ۱ ۔ پنجاب بہاولپور ۔ ۳ ۔ سندھ شمال مغربی سرحد صوبہ وغیرہ = ۱ سندھ کا امیدوار سندھی جانتا ہو ۔

اسامی "د" اسسٹنٹ پروفیسر سائیکالوجی ۔ جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر کراچی کلاس I ۔ مستقل اسامی ۔ تنخواہ ۷۵۰-۷۵-۱۵۰۰ پلس ۱۰۰/- روپیہ ٹیکنیکل تنخواہ ۲۰۰/- ماہوار پریکٹس کا الاؤنس صرف میڈیکل گریجوایٹ کے لئے

شرائط (۱) ایم بی بی ایس یا اس کے برابر قابلیت (۲) متعلقہ مضمون میں پوسٹ گریجوایٹ قابلیت پی ایچ ڈی ۔ یا ڈی ۔ ایس سی / ایم ایس سی ڈاکٹریٹ کو ترجیح (۲) تین سال کا تدریسی تجربہ (۲) ریسرچ ورک میں دلچسپی کا ثبوت

عمر ۴۰ سال ۔ زیادہ سے زیادہ

صرف مشرقی پاکستان

اسامی "ر" ۔ آفیشل رپورٹر (اردو) نیشنل اسمبلی سیکرٹریٹ کلاس II مستقل

قابلیت ۔ میٹرک اردو ۔ اور انگریزی میں ماہر (۲) اردو شارٹ ہینڈ speed ۱۲۰ الفاظ ایک منٹ میں ۔ اور مناسب وقت میں نوٹ تیار کرنے کی اہلیت منتخب امیدواروں کے لئے ضروری ہوگا کہ اپنی speed ۱۴۰ الفاظ تک بڑھالیں ۔

عمر : زیادہ سے زیادہ ۳۰ سال گورنمنٹ کے ملازمین کے لئے مناسب رعایت

(Mathematics) (ناظر تعلیم)

ضروری اعلان

اخبار مشرق مورخہ ۱۲ جولائی میں "ضرورت رشتہ" کے ماتحت ایک احمدی دوشیزہ کے لئے ایک احمدی لڑکے کا رشتہ طلب کرنے کا اعلان شائع ہوا ہے ۔ جماعت کے دوستوں کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ایسے اعلانات جماعتی نظام کے نزدیک پسندیدہ نہیں اس لئے ایسے اعلانات اخبار الفضل میں بھی شائع نہیں کئے جاتے ۔ جن لوگوں کو لڑکے یا لڑکی کا رشتہ درکار ہو ۔ انہیں شعبہ رشتہ ناطہ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اخبارات میں اعلان نہیں کرنا چاہیئے ۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱ ۔ میرے والد محترم چوہدری دین محمد صاحب گلے میں تکلیف کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں ۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ والد صاحب کی صحت کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں ۔

خاکسار ۔ مشتاق احمد چک نمبر ۳۵۹ قادر آباد ڈاکخانہ خاص تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ ضلع لائل پور

۲ ۔ میرے چچا جان مکرم چوہدری منصور احمد صاحب باجوہ کو گذشتہ دنوں بس پر چڑھتے ہوئے پاؤں پھسل جانے سے چوٹیں آئی ہیں ۔ وہ گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں ۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے ۔

(کوثر احمد باجوہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ دارالہجرت)

۳ ۔ میرے پیٹ میں عرصہ سے درد رہتا ہے ۔ بہت علاج کرایا ۔ مگر آرام نہیں آرہا ۔ عزیزہ طلعت ملک جو میری نواسی اور محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی پوتی ہے ۔ اس کے دل میں کچھ نقص ہے وہ بھی بغرض علاج یہاں آئی ہوئی ہے ۔ احباب ہم دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

نصیر احمد خان آف چک ۶۵ ضلع رحیم یار خان حال وارد ربوہ

۴ ۔ میرے نسبتی بھائی عزیزم فضل احمد ابن نور احمد صاحب درویش کچھ دنوں سے شدید بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(حبیب اللہ کارکن دفتر جلسہ سالانہ)

۵ ۔ عزیزم سید ظہور احمد صاحب منیجر زرعی ترقیاتی بنک مظفر گڑھ کا اکلوتا لڑکا سہیل ظہور عرصہ سے کان کی مرض میں مبتلا ہے درد اور زخم سے بے چین ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

عاجز حکیم عبد الرحمان شاہ دارالرحمت غربی ربوہ

۱ ۔ میری بہو عزیزہ امۃ الرحمٰن اہلیہ عبد الحی صاحب محلہ دارالیمن ربوہ کو بارہ تیرہ دن سے بخار ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا بخشے ۔ آمین ۔

(محمد مولا داد ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محلہ دارالیمن ربوہ)

۲ ۔ میرے بھائی جان پچھلے چند ماہ سے بیمار ہیں اور آجکل بیماری زور پکڑ گئی ہے بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے ۔

نصیر احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب آلو فروش مین بازار وزیر آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ

۳ ۔ مکرم سید حبیب الرحمان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور Infectious Hepatitis بیمار ہیں اور گنگارام ہسپتال مردانہ وارڈ میں داخل ہیں ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

(عبدالشکور مسلم لیکچرار دیال سنگھ کالج لاہور)

۴ ۔ میری والدہ ماجدہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں ۔ لیکن اب تکلیف بہت بڑھ گئی ۔ دمہ کے خطرناک دورے ہوتے ہیں ۔ جن کی وجہ سے کمزوری بڑھتی جا رہی ہے ۔

جملہ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ ماجدہ کو محض اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(اقبال احمد نجم بی اے جامعہ احمدیہ ربوہ)

۵ ۔ میری دونوں آنکھوں میں کالا موتیا ہونے کی وجہ سے اپریشن کیلئے ۱۴۔۷ ۔ ہسپتال میں داخل ہو گئی ہوں ۔ احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(بیگم نذیر الحق ایبٹ آباد ۔ ضلع ہزارہ)

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
لجنہ اماءاللہ دارالبرکات	ربوہ	۵۰۰	
" دارالرحمت شرقی ۱	"	۱۰۰۰	
" دارالصدر شرقی ۲	"	۵۰۰	
" دارالرحمت فیکٹری ایریا	"	۵۰۰	
" دارالرحمت وسطی ۱	"	۵۰۰	
احمدیہ انٹر کالجئیٹ ایسوسی ایشن	لاہور	۵۰۰	
مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ امیر ضلع	ساہیوال	۵۱۰۱	
" محمد یحییٰ صاحب اوورسیر بنگلہ نہر ہیرا سنگھ	"	۲۰۰۰	
" چوہدری نور احمد صاحب	میرپور خاص	۵۰۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۱۰۰۰	
مکرم مرزا نذیر احمد صاحب	"	۵۰۰۰	
" میجر حمید احمد صاحب کلیم	"	۵۰۰۰	
" چوہدری عبدالکریم صاحب	"	۲۰۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۱۰۰۰	
مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب	"	۱۰۰۰	
" غلام محمد صاحب شاد ایڈووکیٹ	"	۱۰۰۰	
" ملک فلاح الدین صاحب "	"	۱۰۰۰	
" چوہدری محمد اسلم صاحب "	"	۱۰۰۰	
" ماسٹر محمد حنیف صاحب	"	۵۰۰	
" مردان خان صاحب	"	۵۰۰	
" میاں مجید احمد خان صاحب منہاس ڈاہرانوالہ	بہاولنگر	۵۰۰	
" ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت نوکوٹ	تھرپارکر	۵۰۰	
" چوہدری محمد اسماعیل صاحب خاکر "	"	۵۰۰	
" محمد اشرف صاحب افکاری "	"	۵۰۰	
" چوہدری شاہنواز صاحب "	"	۵۰۰	
" " محمد اقبال صاحب "	"	۵۰۰	
" میجر محمود احمد صاحب	بہاولپور	۲۰۰۰	
" رانا مبارک احمد صاحب	"	۵۵۵	۱۵۵
" ڈاکٹر عبدالمنان صاحب وکٹوریہ ہسپتال	"	۵۰۱	۲۰۰
" چوہدری نذیر احمد صاحب احمد پور شرقیہ	"	۵۰۰	
" " رحمت اللہ صاحب	"	۵۰۰	
محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ والدہ محترم نور احمد صاحب	سمہ سٹہ	۵۰۰	
مکرم چوہدری شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ	خانیوال	۵۰۰	
" مشتاق احمد صاحب چیمہ تلونڈی موسےخاں	گوجرانوالہ	۱۵۰۰	۲۰۰
" چوہدری بشیر احمد صاحب احمدی "	"	۵۰۰	۲۰۰
" " رشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۱۰۷ جنوبی	سرگودہا	۵۰۰۰	
" بشیر احمد صاحب صدر جماعت پیراں غائب	ملتان	۵۰۰	۵۰۰
" سید ظفر احمد شاہ صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۰۰	
" برادران چوہدری عبدالحمید صاحب منجانب			
والد مرحوم چوہدری حسین بخش صاحب	"	۵۰۰	
" برادران چوہدری محمد الدین صاحب منجانب			
والد مرحوم چوہدری مہر دین صاحب	"	۵۰۰	
" قمر احمد صاحب مع والدہ صاحبہ	ربوہ	۵۰۰	
" محمد دین صاحب بھٹی گکھڑ کلاں	ساہیوال	۵۰۰	
" مبارک احمد صاحب کھوکھر مع اہلیہ صاحبہ	جہلم	۵۰۰	

تلاش گمشدہ

تین بچے مجیب الرحمٰن عمر ۱۰ سال ابن محمد حبیب الرحمٰن صاحب۔ ظفر احمد عمر ۱۱ سال ابن عبدالرحیم شاد و سید امتیاز احمد عمر قریباً ۱۲ سال ابن سید ارشاد حیدر شاہ صاحب مورخہ ۱۲ رجولائی سے گھر سے غائب ہیں ایک بچے نے خاکی بشرٹ اور ملیشیا کی کالی پینٹ اور دوسرے نے سفید قمیص اور دھاریدار پاجامہ اور تیسرا سفید لباس پہنے ہوئے ہے۔ اگر کوئی دوست ان کو کہیں پائیں تو براہ کرم مطلع فرمادیں۔ ایک اطلاع کے مطابق وہ راولپنڈی جاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔

(محمد جمیل الرحمٰن جمیل عفی عنہ)

پتہ درکار ہے

مکرم بشیر احمد صاحب ابن امیر خان صاحب موصی ۱۲۷۲۰ نے مورخہ ۱۳ر ۶۳ کو ہلال پور نون ضلع سرگودہا سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد ان کے ایڈریس کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ اگر موصی مذکور یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی اور صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو براہ کرم جلد از جلد دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ میں اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بڑے بیٹے عزیزم چوہدری محمد نواز خان بی۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی کا نکاح میری بھانجی عزیزہ قدسیہ اکرم بی اے سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم برادرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب لطیف آباد ضلع حیدرآباد کے ساتھ بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ کراچی حال نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے احمدیہ ہال کراچی میں بتاریخ ۲ر جولائی قبل نماز جمعہ پڑھا۔ جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ڈاکٹر محمد خان چوہدری علی پور براستہ سرائے سدھو ضلع ملتان)

تصحیح

الفضل مورخہ ۷ر جولائی صفحہ ۵ کالم ۴ کے دوسرے پیرے کے شروع میں ایک فقرہ سہو کتابت سے غلط شائع ہو گیا ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہے۔

"بیماری کے آخری لمحات تک ہر وقت خدا تعالیٰ کو یاد کرتی رہیں"

احباب تصحیح فرمالیں۔

ایجنٹ صاحبان الفضل متوجہ ہوں

جو ایجنٹ صاحبان الفضل کے خریداروں کو پرچہ تقسیم کرتے ہیں جن کا چندہ دفتر وصول کرتا ہے براہ کرم ان خریداران کی فہرست معہ پتہ خریداری نمبر دفتر ہذا کو ۲۵ جولائی ۷۰ء تک مطلع فرمائیں جن کی طرف سے مطلوبہ فہرست مقررہ تاریخ تک وصول نہ ہوئی ان کے بلوں سے کمیشن خریداران وضع نہیں کیا جائیگا

(مینیجر الفضل)

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

نظارت امور عامہ کی اجازت سے آپکی جائیداد کی خرید و فروخت رہن اور مرمت وغیرہ کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں

ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

خریداران روزنامہ الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کے پتہ جات کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں اگر کسی خریدار کو اپنا پتہ تبدیل کروانا یا کوئی درستی کروانا مقصود ہو تو وہ اپنے صحیح پتہ سے جلد از جلد اطلاع دیں نیز خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپکے پتہ کی چٹ پر چھپا ہوتا ہے

(مینیجر الفضل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایک نہایت اہم تحریک

ڈاکٹرز اور اساتذہ کے لئے خدمت کا نادر موقع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق سرزمینِ بلال رضی اللہ عنہ کے باشندوں کی خدمت کے لئے ایک اہم پروگرام تجویز کیا ہے جس کے تحت ہیلتھ سنٹرز اور سکول نائیجیریا، غانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون میں کھولے جائیں گے۔

اس پروگرام کے لئے مالی قربانی (نصرت جہاں ریزرو فنڈ) میں احبابِ جماعت بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ عملی طور پر کام کو چلانے کے لئے کم از کم تیس ڈاکٹروں اور اسّی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے جس کی تحریک حضور نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۶۔ جون ۱۹۷۰ء میں فرمائی ہے۔ پس ہمارے ڈاکٹروں (کم از کم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) اور اساتذہ (کم از کم بی۔ اے، بی ایڈ) کے لئے خدمتِ دین کا یہ نادر موقع ہے اور ہم خرما و ہم ثواب والا معاملہ ہے۔ آئیے اور جلد اپنی خدمات کو امامِ وقت کے سامنے پیش کیجئے تا عملی طور پر کام جلد شروع ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

محمد اسمٰعیل منیر
سیکرٹری لیپ فارورڈ پروگرام معرفت وکالتِ تبشیر ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلانِ داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) ۲۵ جولائی سے شروع ہو گا اور دس دن تک جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۲۳۔ جولائی تک دفتر ہذا میں پہنچ جائیں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے حاصل کریں)

سرگودہا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لازمی ہو گا۔

انٹرویو:۔ روزانہ ۸ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات۔ اعلیٰ تعلیم اور پاکیزہ اسلامی ماحول نیز ہوسٹل کا تسلّی بخش انتظام ہے۔

پرنسپل جامعہ نصرت (ربوہ)

عظیم اور صحتمند روایات کا حامل تدریسی و تربیتی ادارہ

تعلیم الاسلام کالج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظِ مبارک میں

”عظیم اداروں کی حیات اور بقاء کا انحصار عظیم اور صحتمند روایات پر ہوتا ہے۔ میں نے اپنے پیچھے بہت سی ایسی روایات چھوڑی ہیں جن میں سے بعض کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں،

اوّل:۔ اِس درس گاہ کے اساتذہ کی یہ ریت ہے کہ وہ اپنے طلباء کے ساتھ بچوں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ ان کی جائز ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ دُکھ سکھ میں ان کے شریک ہوتے ہیں ہر وقت بے نفس خدمت میں لگے رہتے ہیں اور پوری توجہ اور پوری کوشش کے ساتھ بچوں کی رہبری اور راہنمائی میں مصروف رہتے ہیں۔

دوم:۔ ہمارے عزیز بچوں میں یہ روایت پختگی کے ساتھ قائم ہو چکی ہے کہ وہ غلط سیاست میں حصہ نہیں لیتے اور سٹرائیک اور دیگر ایسی بدعادات سے وہ اتنے ہی دُور ہیں جتنی کہ زمین آسمان سے۔

سوم:۔ اس درس گاہ کا فکر و عمل مذہب و ملت کی تفریق و امتیاز سے بالا ہے۔ ہر طالب علم خواہ وہ کسی مذہب کسی فرقہ یا سیاسی جماعت سے ہی تعلق کیوں نہ رکھتا ہو ہر قسم کی جائز سہولتیں حاصل کرتا ہے اور اس کے اساتذہ ہر طالب علم کی جسمانی اور ذہنی نشو و نما کی طرف پورے طرح متوجہ رہتے ہیں۔

چہارم:۔ یہاں امیر و غریب میں کوئی امتیاز نہیں رکھا جاتا۔ ایک غریب کی عزت و احترام کا ویسا ہی خیال رکھا جاتا ہے جیسا کہ کسی امیر طالب علم کا۔ اساتذہ اس طالب علم کی قدر کرتے ہیں جو علمی ذوق رکھتا ہو اور علم کی وسیع شاہراہ پر بشاشت اور محنت کے ساتھ آگے بڑھنے والا ہو۔

پنجم:۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے اساتذہ میں یہ احساس پختگی کے ساتھ قائم ہے کہ محض ظاہری دیکھ بھال اور تربیت کافی نہیں، ہمارے بچوں کا بھلا اور آخری حق یہ ہے کہ ہم دعاؤں کے ساتھ ان کی مدد کرتے ہیں۔“

(اقتباس از خطبہ صدارت جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۹۶۶ء)

تمام ایسے احمدی والدین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے ذہین اور ہوشیار بچوں کو بھی تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرائیں۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے کہ

”احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔“

الفضل اکتوبر ۴۴ ۱۹ء)

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا بڑا لڑکا امسال ایم۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴